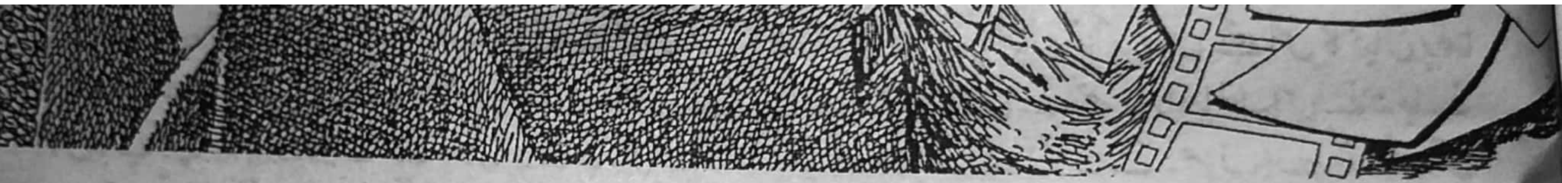

درمیانی حل

مریم کے خان

شکاری چاہے کتنا ہی طاقتور ہو بعض اوقات شکار کے ہاتھوں گہری چوٹ کھاتا ہے... وہ بھی بلند پرواز چاہتی تھی لیکن حالات نے اس کے پر کتر دیے تھے مگر... جیسے ہی فضا سازگار ہوئی اس نے قید سے کچھ اس طرح اڑان بھری کہ صیاد کی نگاہیں بے بسی سے تعاقب کرتی رہ گئیں اور وہ دور بہت دور اڑتا چلا گیا۔

آسمان سے زمین پر گرنے والے چند خود پسند لوگوں کا احوال

ایملی ماریان نے مجھے فون کیا تو مجھے تعجب ہوا تھا کیونکہ برسوں سے میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ ہالی ووڈ میں ہم نے اپنے کیریئر کا آغاز ایک ساتھ کیا تھا۔ اگرچہ شعبے الگ الگ تھے، وہ فلم انڈسٹری میں آئی تھی۔ پہلے وہ اداکارہ بنی اور اپنی اداکاری سے دھاک بٹھا دی۔ اس زمانے میں میرا اس سے کسی قدر رابطہ تھا۔ مہینے میں ایک آدھ ملاقات یا فون پر بات ہو جاتی تھی، پھر اس نے ترقی کی اور اداکاری کے ساتھ فلموں میں ہدایت کاری بھی کرنے لگی۔ اس دور میں وہ

Scanned by CamScanner

بہت مصروف ہوگئی تھی اور میرا اس سے رابطہ ختم ہوگیا تھا۔ اب برسوں میں کہیں جا کر اس سے ملاقات یا بات ہوتی تھی۔ پھر اس نے خود فلمیں پروڈیوس کرنا شروع کر دیں اور ان کی کہانیاں بھی وہ خود لکھتی تھی۔ اس نے جتنی بھی فلمیں بنائیں یا ان کی کہانیاں لکھیں وہ سب کی سب بلاک باسٹر ثابت ہوئی تھیں۔ اگرچہ یہ سب مختلف موضوعات پر لکھی گئی کہانیاں تھیں لیکن ان میں کوئی جھول نہیں تھا۔ بعض فلمی صحافی ایملی کو ہالی ووڈ کی خاتون چارلی چپلن کہنے لگے تھے کیونکہ اتنے سارے شعبوں میں صرف اسی نے طبع آزمائی کی تھی۔

میں اور ایملی ایک ہی اسکول سے پڑھے ہوئے تھے اور ہم نے قسمت آزمائی کے لیے ایک ساتھ ہی ایریزونا سے ہالی ووڈ کا رخ کیا تھا۔ ایملی بے حد حسین اور دلکش لڑکی تھی اور اسے اپنی دل کشی کو نمایاں کرنا بھی آتا تھا۔ اس کے باوجود مجھے یقین نہیں تھا کہ وہ ہالی ووڈ میں کامیابی حاصل کرلے گی کیونکہ ہالی میں ہر سال اس سے کہیں زیادہ دلکش اور حسین لڑکیاں ناکام اور نامراد لوٹ جاتی تھیں۔ لیکن جب ہم لاس اینجلس آنے والی بس میں بیٹھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ ”جان! تم دیکھ لینا میں کامیابی حاصل کر کے ہی دم لوں گی۔“

”یہ ٹھیک ہے کہ تم بلا کی ضدی ہو لیکن یہ ہالی ووڈ ہے۔“ میں نے اسے یاد دلایا۔ یہ درست تھا کہ ایملی بلا کی ضدی تھی اور اسی ضد کے ہاتھوں اس نے صرف سترہ سال کی عمر میں جیکب جیسے ادھیڑ عمر اور بدصورت آدمی سے شادی کر لی تھی۔ اسے نہ جانے جیکب میں کیا نظر آیا تھا۔ جب اس کے ماں باپ کو پتا چلا کہ وہ جیکب سے شادی کرنے جا رہی ہے تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔ جیکب عمر میں اس سے بائیس برس بڑا تھا اور گاؤں کی بدصورت ترین لڑکی بھی اسے منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی۔ ایملی اس کی طرف کیوں متوجہ ہوئی اس کی ایک ہی وجہ تھی، جیکب رقص کا ماہر تھا اور اسے ہر طرح کے رقص پر عبور حاصل تھا۔ ایملی اس سے رقص سیکھنے لگی تھی اور اسی دوران میں وہ اس کے چکر میں پھنس گئی۔ سب کے منع کرنے کے باوجود اس نے جیکب سے شادی کر کے دم لیا تھا اور صرف ایک مہینے بعد ان میں طلاق ہوگئی تھی۔ اس کے چند ہفتے بعد ہم ہالی ووڈ جا رہے تھے۔

ایملی اکیلے جاتے ہوئے ہچکچا رہی تھی اس لیے اس نے مجھے آمادہ کرلیا۔ حالانکہ میں نے کبھی ہالی ووڈ جانے اور وہاں قسمت آزمائی کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔ میں تو اپنے باپ کے مویشی سنبھالنے میں خوش تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایملی میں دوسروں کو قائل کرنے کی کتنی زبردست صلاحیت تھی۔ راستے میں، میں نے اس سے پوچھا۔ ”جب تمہیں ایک مہینے بعد طلاق لینی تھی تو جیکب سے شادی کیوں کی تھی؟“

اس نے اطمینان سے جواب دیا۔ ”جیکب سے مجھے پتا چل گیا کہ ایک کم عمر لڑکی بڑی عمر کے تجربہ کار آدمیوں سے کس طرح نمٹ سکتی ہے۔“

میں نے احمقوں کی طرح اس کی طرف دیکھا۔ ”اس سے فائدہ؟“

”ہشت۔۔۔۔ بدھو، ہالی ووڈ میں میرا واسطہ بڑی عمر کے مردوں سے ہی پڑے گا اور مجھے ان سے نمٹنا آنا چاہیے۔ اب مجھے ان سے نمٹنا آ گیا ہے۔“

میں دنگ رہ گیا تھا۔ وہ اتنی دور کی سوچے گی، یہ میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ وہ شروع سے ہی ایسی تھی۔ ”جب تم اتنی ہی ہوشیار ہو تو مجھے کیوں ساتھ لے کر جا رہی ہو؟“

”میں تمہیں سہارے کے لیے نہیں لے جا رہی ہوں میں چاہتی ہوں کہ اس شہر میں جہاں کوئی کسی کا نہیں ہوتا میرا کوئی تو ہو۔“

”کیا تمہیں یقین ہے میں وہاں پہنچ کر بھی تم سے اتنا ہی مخلص رہوں گا؟“

”ہاں، کیونکہ میں تمہیں بچپن سے جانتی ہوں۔“ اس نے یقین سے کہا تھا۔ اس کا یقین اور اعتماد ہالی ووڈ پہنچ کر بھی برقرار رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہاں مجھے اس کا خیال رکھنا پڑے گا لیکن الٹا اس نے مجھے سہارا دیا تھا۔ اس نے نہ جانے کیا چکر چلایا کہ ایک ایجنٹ نے نہ صرف اسے بلکہ مجھے بھی اپنے فلیٹ میں کچھ دن رہنے کی اجازت دے دی۔ ایملی نے مجھ سے کہا کہ میں ایک ہفتے میں کوئی ملازمت تلاش کر کے یہاں سے روانہ ہو جاؤں۔

”اور تم؟“

”تم میری فکر مت کرو۔“

میں نے کوشش کی اور مجھے ایک ڈی ٹیکٹو ایجنسی میں ملازمت مل گئی۔ یہ ملازمت آفس بوائے کی تھی لیکن اس سے مجھے دو فائدے ہوئے تھے، ایک تو کام کم تھا اور تنخواہ اچھی تھی، دوسرے مجھے ایجنسی کے مالک برنارڈ کیری نے دفتر میں رہنے کی اجازت دے دی تھی۔ دن میں یہ ایک کمرے کا دفتر ہوتا تھا اور رات کو میرا بیڈروم بن جاتا تھا۔ اس وقت میں ہر دوسرے تیسرے دن ایملی سے ملنے جاتا تھا۔ ایک مہینے بعد اسے تھیٹرز میں کام مل گیا جو اسی ایجنٹ نے دلوایا تھا جس کے پاس وہ مقیم تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے ایجنٹ کو کس

Scanned by CamScanner

طرح رام کیا تھا مگر اب وہ پوری طرح اس کی مٹھی میں تھا اور چھ مہینے بعد اس نے ایملی کو کسی نہ کسی طرح ایک فلم میں ثانوی قسم کا کردار دلوا دیا تھا۔ اس فلم میں ایملی نے اتنی شاندار اداکاری کا مظاہرہ کیا کہ فلم ریلیز ہونے سے پہلے ہی اس کی اداکاری کے چرچے ہو گئے تھے اور جب فلم ریلیز ہوئی تو ایملی پر ہالی ووڈ کے دروازے کھل گئے۔ اس کے بعد اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔ ان ہی دنوں اس سے میرا رابطہ کم ہونا شروع ہو گیا تھا کیونکہ ایملی کے پاس وقت نہیں تھا۔ دوسری طرف میں نے بھی نجی جاسوس کا کورس کرانے والے ایک ادارے میں داخلہ لے لیا تھا۔ دن میں دفتر میں کام کرتا اور شام کے وقت کلاسز لینے چلا جاتا تھا۔

میں نے دو سال کا کورس مکمل کر لیا تو برنارڈ کیری نے مجھے اپنے پاس ہی ملازم رکھ لیا۔ اب میں ایجنسی میں کام کرتا تھا اور میں نے اتنی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ پانچ سال بعد اس نے مجھے پارٹنر بنا لیا۔ دو سال پہلے اس نے ریٹائرمنٹ لے لی اور ایجنسی کو مکمل طور پر میرے حوالے کر دیا۔ طے پایا کہ ایجنسی میں اس کا حصہ میں قسطوں میں ادا کر دوں گا۔ کیونکہ اب میں اکیلا تھا تو میں نے ایک ملازم سائرس رکھ لیا جو میرے معاملات میں مدد بھی دیتا تھا اور میری غیر موجودگی میں دفتر اور گاہکوں کا خیال بھی رکھتا تھا۔ کیونکہ باہر کے کام میں خود کرتا تھا۔ پیر والے دن میں باہر تھا کہ سائرس کی کال آئی۔ ”سر کسی ایملی ماریان کی کال آئی تھی آپ کے لیے۔“

”ایملی۔“ میں چونکا۔ ”کوئی نمبر دیا ہے؟“

”جی سر نمبر دیا ہے۔“ اس نے مجھے نمبر بتایا اور پھر ہچکچا کر پوچھا۔ ”سر، یہ ہالی ووڈ کی مشہور اداکارہ ایملی ماریان ہی ہے نا؟“

”ہاں یہ وہی ہے۔“ میں نے نرمی سے کہا اور فون بند کر کے ایملی کا نمبر ملایا۔ میری اس سے آخری بار کوئی تین برس پہلے بات ہوئی تھی جب اس نے مجھے ہیپی برتھ ڈے کہنے کے لیے کال کی تھی۔ اس نے کال ریسیو کی۔

”ایملی ماریان۔“

”جان بات کر رہا ہوں۔ آج تمہیں میری یاد کیسے آ گئی؟“

”اوہ جان۔“ وہ میری آواز سن کر مضطرب ہو گئی تھی۔ ”سچ کہوں تو شرمندہ ہوں کہ اتنے عرصے سے تمہیں بھولی ہوئی تھی۔“

”شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نے بھی تم سے رابطہ نہیں کیا تھا۔“ میں نے ملائمت سے کہا۔ ”کام کی بات کرو کیونکہ تمہارا وقت بہت قیمتی ہے۔“

”فون پر بات نہیں ہو سکتی تم میرے گھر آ سکتے ہو؟“

”اپنا پتا بتاؤ؟“

اس نے پتا بتایا جو میں نے نوٹ کر لیا۔ ”ٹھیک ہے، میں ایک گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔“

”میں انتظار کروں گی۔“ وہ خوش ہو گئی۔

ایملی نے بیورلی ہلز کے بجائے ساحل سمندر پر ایک اونچے ٹیلے پر شاندار ولا بنوایا تھا جہاں وہ رہتی تھی۔ کوئی سو فٹ کی بلندی سے سمندر اور آس پاس کا شاندار نظارہ کیا جا سکتا تھا۔ میں پتھروں سے بنی سڑک سے اوپر آیا تو گیٹ پر مسلح محافظ نے میری تلاشی لی اور پھر اندر سے اجازت لے کر مجھے جانے کی اجازت دی۔ لیکن صرف میں جا سکتا تھا میری کار باہر ہی رہی تھی۔ ایملی نے اپنی حفاظت کا مکمل بندوبست کر رکھا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی تھی کہ اسے کس سے خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ ولا کے چاروں طرف وسیع باغ تھا اور دائیں طرف بڑے سائز کا سوئمنگ پول بھی نظر آ رہا تھا۔

ولا کے دروازے پر ایک بٹلر میرا منتظر تھا۔ وہ باڈی بلڈر جیسے ڈیل ڈول اور کھردرے چہرے والا شخص تھا، اس کے لمبے سیاہ بال چوٹی کی صورت میں گدی پر جمے ہوئے تھے اور اس نے بائیں کان میں شاید ہیرے کا بندہ پہن رکھا تھا۔ اس نے بھی میری تلاشی لی اور پھر مجھے اندر ایک خوب صورت اور سجی سجائی نشست گاہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ایملی میری منتظر تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے سچ مچ میری مدد کی ضرورت تھی ورنہ وہ کبھی میرا انتظار نہ کرتی بلکہ مجھے اس کا انتظار کرنا پڑتا۔ وہ گرم جوشی سے میرے گلے لگ گئی۔

”کتنے عرصے بعد تم کو دیکھ رہی ہوں۔ تم ویسے ہی نوجوان لگ رہے ہو۔“

”تم بھی وہی گاؤں والی ایملی لگ رہی ہو۔“ میں نے جوابی تعریف کی تو وہ کھل اٹھی تھی۔

”سچ کہہ رہے ہو؟“

وہ واقعی اپنی عمر سے بہت کم نظر آتی تھی اس کی واحد وجہ شاید یہی تھی کہ اس نے خود کو سنبھال کر استعمال کیا تھا۔ اس کے حسن اور شباب کی تازگی میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔ اس نے مجھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ”کیا پیو گے؟“

”کچھ بھی پلا دو لیکن تیز نہ ہو، کام کے دوران میں ہوش میں رہنا پسند کرتا ہوں۔“

”میرے پاس خاص فرانسیسی وائن آئی ہے۔“ ایملی نے کہا اور اپنے بٹلر کو فرانسیسی وائن نکالنے کو کہا۔ وہ کچھ دیر

میں بوتل، جام اور برف کے کیوب لے آیا۔ ایملی نے اپنے ہاتھ سے گلاس تیار کیے۔ وائن کا ذائقہ واقعی لاجواب تھا۔ ایملی اور میں کچھ دیر پرانی یادیں دہراتے رہے اور اس دوران میں، میں نے محسوس کیا کہ اس کا یہ گرم جوش رویہ اوپری تھا، اندر سے وہ مضطرب تھی لیکن اپنے اضطراب کو چھپانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ میں نے اس سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کہ اس نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ مجھے معلوم تھا بلی کچھ دیر میں خود تھیلے سے باہر آجائے گی اور یہی میں چاہتا تھا کیونکہ اگر میں اس سے پوچھتا تو وہ سوچ سمجھ کر جواب دیتی اور بہت کچھ چھپا جاتی جبکہ وہ خود بتاتی تو اس کا امکان تھا کہ وہ زیادہ بتا جائے گی۔ پہلا گلاس ختم کرتے ہی وہ مطلب کی بات پر آگئی۔

''جان، میں ان دنوں بہت پریشان ہوں۔''

''خیریت؟''

''میں ان دنوں اپنے نئے پروجیکٹ پر کام کر رہی ہوں۔ فلم کی تیاری مکمل ہے اور کاسٹ بھی کرلی گئی ہے۔''

''تب مسئلہ کیا ہے؟''

''مسئلہ میری اسکرپٹ رائٹر رینی گیلی ہے۔ وہ اس فلم کا اسکرپٹ لے کر غائب ہوگئی ہے۔''

''یہ مسئلہ کیسے ہوا، کیا تمہارے پاس فلم کا ایک ہی اسکرپٹ ہے؟''

''ہاں، تم جانتے ہو میری ساری فلموں کے اسکرپٹ وہی تحریر کرتی ہے کیونکہ میں پیشہ ور لکھاری نہیں ہوں میں اسے آئیڈیاز دیتی ہوں اور اسٹوری بتاتی ہوں، باقی اسے لکھنا اور اسکرپٹ کی صورت میں لانا اس کی ذمے داری ہے۔ اس لیے اسکرپٹ کی ساری کاپیاں بھی اس کی تحویل میں رہتی تھیں۔''

''لیکن فلم میں اسکرپٹ اور کہانی میں نام تو تمہارا آتا ہے۔''

''ہاں یہ تو ہے لیکن اسکرپٹ معاونین میں اس کا نام تو آتا ہے۔'' اس نے پہلو بدل کر کہا۔ ''اور پھر میں اسے معاوضہ بھی تو دیتی ہوں۔''

''صرف معاوضہ نام کا نعم البدل نہیں ہوتا، تم جانتی ہو جو آن اسکرین ہوتے ہیں انہیں نام کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ نام بدل کر بھی کام کرتے ہیں لیکن جو لوگ اسکرین سے پیچھے ہوتے ہیں انہیں نام کی ضرورت ہوتی ہے۔''

''اسے نام مل جاتا ہے۔'' ایملی خفا ہوگئی۔ ''تم میری مدد کرنے آئے ہو یا اس کی وکالت کرنے؟''

''اوکے یہ تمہارا اور اس کا معاملہ ہے۔ وہ اب تک کام کر رہی تھی تو اس کا مطلب ہے وہ مطمئن تھی۔ بہرحال اب ایسا کیا ہوا کہ وہ اسکرپٹ لے کر غائب ہوگئی؟''

''میں نہیں جانتی کیونکہ اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی مطالبہ کیا۔ بس وہ اچانک ہی غائب ہو گئی۔ جب میں نے اس کا دفتر دیکھا تو وہاں اسکرپٹ کی ایک کاپی بھی نہیں ہے۔''

''تم اس کا دفتر دیکھنے کی مجاز ہو؟''

''نہیں لیکن جب وہ نہیں ملی تو مجھے مجبوراً یہ کام کرنا پڑا۔''

''نہیں ملی سے کیا مراد ہے؟''

''مراد یہی ہے کہ وہ نہیں ملی۔ پام بیچ پر اس کا اپارٹمنٹ ہے اور وہ وہاں نہیں ہے، اس کا موبائل فون بھی بند جا رہا ہے۔''

''تمہیں کب پتا چلا کہ وہ غائب ہے؟'' میں نے نوٹ بک نکالتے ہوئے پوچھا۔

''وہ ہفتے کی شام کو دفتر سے گئی اور اس کے بعد گھر نہیں پہنچی۔ کم سے کم اس کی ماں کا یہی کہنا ہے۔ میں نے اتوار کی صبح اسے کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا نمبر بند تھا۔ بدھ سے شوٹنگ کا آغاز ہے اور اس نے اب تک اسکرپٹ مجھے نہیں دیا۔''

''جب تمہارے پاس اسکرپٹ ہی نہیں ہے تو تم اتنی جلدی شوٹنگ کا آغاز کیسے کر رہی تھیں؟''

''آغاز میں کچھ تکنیکی سین تھے جن میں اسکرپٹ کی خاص ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب اداکاروں کا کام شروع ہوتا ہے۔''

''ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ جب رینی گیلی کا فون بند پایا گیا تو تم نے پھر کیا کیا؟''

''میں نے اپنے ایک اسسٹنٹ ٹام کو اس کے گھر بھیجا لیکن اس کی ماں نے بتایا کہ وہ ہفتے کی رات سے گھر نہیں آئی ہے۔''

''اس کی ماں کو تشویش نہیں ہوئی کہ وہ ہفتے کی رات گھر نہیں آئی تو کہاں گئی؟''

''اس کی ماں کا کہنا ہے رینی صبح اسے کہہ کر گئی تھی کہ وہ آج رات گھر نہیں آئے گی کیونکہ اسے میرے ساتھ کہانی پر کام کرنا ہے۔''

''کیا یہ بات درست ہے؟''

''بالکل بھی نہیں۔'' اس نے زور دے کر کہا۔ ''کہانی

Scanned by CamScanner

پر کام مکمل ہو چکا تھا بلکہ اسکرپٹ بھی مکمل تھا لیکن رینی کچھ سین کے بہانے اسے اپنے پاس روکے ہوئے تھی۔"

"تمہارا کیا خیال ہے، وہ جان بوجھ کر کہیں غائب ہوئی ہے؟"

"مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔ وہ میری فلم مکمل ہوتے نہیں دیکھنا چاہتی اس لیے اسکرپٹ کے ساتھ غائب ہے۔"

"کیا صرف اسکرپٹ نہ ہونے سے تمہاری فلم پر کام رک جائے گا؟"

"ہاں تو اسکرپٹ کے بغیر فلم کیسے بن سکتی ہے۔"

"لیکن کہانی اور آئیڈیا تو تمہارا ہے۔"

"ساری سچویشن، سین اور ڈائیلاگز تو اسکرپٹ میں ہوتے ہیں۔"

"تم کسی اور سے بھی لکھوا سکتی ہو؟"

"اس میں بہت وقت لگے گا۔ ساری شوٹنگ ملتوی کرنا پڑے گی اور اداکاروں سے دوبارہ تاریخیں لینا ہوں گی۔ سارے انتظامات نئے سرے سے کرنا پڑیں گے۔ بہت ساری چیزوں کے لیے ادائیگیاں ہو چکی ہیں اور وہ رقم واپس نہیں ملے گی۔ یہ بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔"

میں نے صورتِ حال پر غور کیا۔ "یعنی تمہیں بہر صورت اسکرپٹ واپس چاہیے۔"

"بالکل اور وہ بھی بہت جلد۔" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ "ورنہ مجھے کم سے کم ایک کروڑ ڈالرز کا مالی نقصان ہوگا اور میری ساکھ کو تو ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔"

"یہ ایک ہی آدمی کے پاس اسکرپٹ والی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔" میں نے سر کھجا کر کہا۔ "میرا براہ راست فلمی دنیا سے تعلق نہیں ہے لیکن اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ اسکرپٹ کی کبھی ایک کاپی نہیں رکھی جاتی اور تکنیکی عملے کے لیے الگ سے اسکرپٹ بنتا ہے۔"

"تم نے ٹھیک کہا اور میں بھی ہمیشہ فلم بناتے ہوئے اسکرپٹ کی کئی کاپیاں رکھتی ہوں بلکہ جیسے جیسے کام آگے بڑھتا جاتا ہے میں اسکرپٹ لے کر اپنے پاس محفوظ کرتی جاتی ہوں۔ پھر تکنیکی عملے کا اسکرپٹ الگ سے بنتا ہے لیکن اس بار مجھ سے عظیم الشان حماقت ہوئی اور میں نے یہ سب رینی کے ہاتھ میں رہنے دیا۔ اس نے مجھے اسکرپٹ کا ایک پرنٹ بھی نہیں دیا اور کہنے لگی کہ اس کے کمپیوٹر میں کوئی خرابی آئی ہے جس کی وجہ سے وہ ای میل نہیں کر پا رہی ہے۔ وہ مجھے رائٹنگ کی صورت میں اسکرپٹ دکھاتی رہی اور جب میں دیکھ لیتی تو وہ واپس لے جاتی تھی۔ اس وقت میں نے دھیان نہیں دیا۔ اصل میں میرا ذہن فلم کے تکنیکی معاملات میں الجھا ہوا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ رینی ایسی کوئی حرکت کر جائے گی۔"

"غائب ہے تو کیا کسی نے پولیس کو رپورٹ کی ہے؟"

"پتا نہیں، شاید اس کی ماں نے رپورٹ کی ہو۔"

ایملی نے شانے اچکائے۔ اس نے ریشمی گاؤن پہن رکھا تھا جس میں اس کا حسین سراپا نمایاں تھا۔ میں نے موبائل نکال کر اپنے ایک واقف کار صحافی کا نمبر ملایا۔

"بل، میں جان بات کر رہا ہوں۔"

"جان کہاں ہو بہت دنوں بعد یاد کیا؟"

"مجھے ایک اسکرپٹ رائٹر رینی گیلی کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔"

"رینی گیلی۔" اس نے ذہن پر زور دیا۔ "وہی جو ایملی ماریان کے لیے کام کرتی ہے؟"

"بالکل وہی۔۔۔۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ پولیس میں اس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی رپورٹ کرائی گئی ہے؟"

"یہ میں دس منٹ بعد بتا سکوں گا۔" اس نے کہا۔

"اوکے، میں دس منٹ بعد کال کروں گا۔" میں نے سیل فون بند کر کے ایملی کی طرف دیکھا۔ "تم نے بٹلر زبردست رکھا ہے۔"

"ہاں میری خوش قسمتی کہ مجھے زیگر مل گیا ہے۔ یہ صرف بٹلر نہیں ہے بلکہ میرا باڈی گارڈ بھی ہے۔ جب میں کہیں جاتی ہوں تو یہ ہمہ وقت میرے ساتھ ہوتا ہے۔"

"میں نے ایک آدمی سے رابطہ کیا ہے وہ دس منٹ بعد بتائے گا کہ رینی کے بارے میں پولیس میں کوئی رپورٹ آئی ہے یا نہیں۔"

"تم نے اس کا نام لیا تھا شاید بل کہا تھا۔ یہ فلمی صحافی ہے؟"

"بالکل وہی ہے۔" میں نے سر ہلایا۔

"میں جانتی ہوں۔" ایملی کا لہجہ سپاٹ ہو گیا۔ "ایک نمبر کا بلیک میلر ہے۔ اگر اسے کسی شوبزنس والے کی کسی کمزوری کا علم ہو جائے تو یہ اسے بلیک میل کرنے سے نہیں چوکتا۔"

"یہاں کون بلیک میلر نہیں ہے۔" میں نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔ "اگر میں تمہارے لیے کام کرنے سے انکار کر دوں تو کیا تم مجھے پرانے تعلق کے حوالے سے بلیک میل نہیں کرو گی؟"

"ہاں کروں گی۔" اس نے شوخی سے کہا اور ایک بار پھر گلاس بھرنے لگی۔ "کبھی کبھی میں تمہارے بارے میں

Scanned by CamScanner

سوچتی ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ تم وہ واحد مرد ہو جس کے لیے میں صرف ایک عورت نہیں ہوں بلکہ دوست ہوں۔''

''ممکن ہے۔'' میں نے گلاس اٹھالیا۔

''کیا ممکن ہے؟'' اس نے غور سے مجھے دیکھا۔ ''تم میرے بارے اس طرح سے نہیں سوچتے؟''

''میری سوچ کو چھوڑو۔'' میں نے ٹالتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سیل فون کی بیل بجی۔ میں نے کال ریسیو کی۔ دوسری طرف بل تھا، اس نے کہا۔

''نہیں رینی گیلی کے بارے میں کہیں سے بھی پولیس کے پاس کوئی رپورٹ نہیں آئی ہے اور نہ ہی اس کا نام کسی اور حوالے سے پولیس کے پاس ہے۔ میں نے پوری تسلی کی ہے۔''

''تمہارا شکریہ دوست۔'' میں نے کہا۔ ''کبھی ڈنر کا موڈ ہو تو مجھے کال کرلینا، میں آجاؤں گا۔''

''اوکے میں کال کردوں گا۔'' اس نے خوش ہو کر کہا۔ میں نے ایملی کی طرف دیکھا۔

''نہیں اس کے بارے میں پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں ہے۔''

''اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ خود کہیں چھپی ہوئی ہے ورنہ اس کی ماں اتنے سکون سے نہ بیٹھتی بلکہ پولیس میں رپورٹ درج کرا چکی ہوتی۔'' ایملی نے درست نتیجہ نکالا تھا۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے۔'' میں نے کہا اور گلاس ایک ہی بار حلق میں انڈیل لیا۔ ''اب تم کہو کیا چاہتی ہو؟''

''ہر قیمت پر اسے تلاش کرو اور اس سے اسکرپٹ حاصل کرو۔'' اس نے مضطرب لہجے میں کہا۔ ''ورنہ میں بہت مشکل میں پڑ جاؤں گی۔ پلیز سب کام چھوڑ کر بس یہی کرو اور معاوضے کی فکر مت کرنا۔''

میں کھڑا ہو گیا۔ ''ٹھیک ہے میں ابھی سے کام شروع کردیتا ہوں۔ پہلے مجھے اس کا سیل نمبر اور گھر کا پتا دو۔''

اس نے دونوں چیزیں ایک چٹ پر لکھ کر میرے حوالے کردیں اور عاجزی سے بولی۔ ''جان اگر تم نے اسے تلاش کرلیا تو سمجھو کہ تم نے مجھے خرید لیا ہے۔''

میں کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر وہاں سے نکل آیا۔ اس کا بٹلر زیگر مجھے باہر تک چھوڑنے آیا تھا۔ باہر نکل کر میں نے پہلے سائرس کو کال کی۔ ''تم میری جگہ کچھ کام سنبھال لو۔'' میں نے کہا اور اسے کاموں کی تفصیل بتائی۔ ''میں شام کو تم سے خود رپورٹ لے لوں گا۔''

''میں سمجھ گیا جناب۔'' وہ خوش ہو گیا کیونکہ جب میں اس سے آؤٹ ڈور کام لیتا تھا تو اسے اس کا الاؤنس ملتا تھا۔ میں نے کار اسٹارٹ کی اور پام بیچ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ علاقہ اگرچہ بیورلی ہلز کی طرح بہت پوش تو نہیں تھا لیکن اس کا شمار بھی مہنگے علاقوں میں ہوتا تھا۔ میں نے راستے میں اپنے ایک دوست کیتھ میولر کو کال کی۔ وہ ایف بی آئی میں تھا۔ ایک موقعے پر میں نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس کی جان بچائی تھی اور اس کے بعد وہ میرا دوست بن گیا تھا۔ میری آواز سن کر وہ پُرجوش ہو گیا تھا۔

''جان کہاں مر گئے ہو، میرین اور بچے تمہارا پوچھتے ہیں۔'' اس نے اپنی بیوی کا نام لیا۔

''بس دوست کام کا بوجھ ہے لیکن اس ہفتے چکر لگاؤں گا۔ ابھی تم سے ایک کام ہے۔''

''بولو۔'' وہ سنجیدہ ہو گیا۔

''تم چاہو تو انکار بھی کرسکتے ہو کیونکہ تمہیں اپنی حیثیت استعمال کرنا ہوگی۔'' میں نے خبردار کیا۔

''تم کام بتاؤ۔'' وہ بولا تو میں نے اسے کام بتایا۔ ''ہو جائے گا لیکن اس میں شاید چھ گھنٹے کا وقت لگ جائے گا۔''

''ٹھیک ہے جب بھی کوئی نتیجہ نکلے مجھے کال کرلینا۔'' میں نے کہا۔

آدھے گھنٹے بعد میں اس عالی شان اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے تھا جس میں ہر فلور پر ایک ہی اپارٹمنٹ تھا اور یہ کل پانچ منزلہ تھا۔ میں نے لابی سے انٹرکام پر رینی کے اپارٹمنٹ کال کی۔ اس کی ماں نے جواب دیا۔

''رینی گھر پر نہیں ہے۔'' اس نے رینی کا نام سنتے ہی کہا۔

''پھر کہاں ہے؟'' میں نے ایملی کا حوالہ دیے بغیر کہا۔ ''مجھے اس سے ضروری کام ہے۔''

''یہ مجھے خود نہیں معلوم۔'' عورت نے رکھائی سے کہا۔ وہ انٹرکام پر بات کرتے ہوئے گھر میں شاید کچھ کاموں میں مصروف تھی کیونکہ مجھے عقب سے پرندوں کے بولنے اور پھر کچن میں بھاپ کے سنسنانے کی آواز آئی تھی۔ ''تم بعد میں اس سے مل سکتے ہو۔'' اس نے کہا اور انٹرکام رکھ دیا۔ میں واپس اپنی کار میں آیا اور اس میں لگا ہوا ایف ایم ریڈیو کھول کر اسے ٹیون کرنے لگا۔ رینی کی ماں بوڑھی عورت تھی اور شاید اسے پورے گھر میں چلتے پھرنے کی عادت تھی۔ یہ اپارٹمنٹ بہت بڑا تھا اور اگر یہاں فکس لائن فون تھا تو اس نے زحمت سے بچنے کے لیے یقیناً کارڈلیس رکھا ہوگا۔ میرا اندازہ درست نکلا تھا۔ ٹیون کرتے ہوئے اچانک ریڈیو سے اسی عورت کی آواز سنائی دی۔

''رینی وہ تمہارا پوچھ رہا تھا۔''

Scanned by CamScanner

"تم نے اسے میرے بارے میں بتایا تو نہیں ہے ماما؟" رینی کے لہجے میں تشویش تھی۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔" ماما برا مان کر بولی۔ "میں نے اسے ٹال دیا کہ وہ بعد میں آئے ابھی تم گھر پر نہیں ہو۔"

"تم نے ٹھیک کیا ماما۔ اب کوئی پوچھے تو کہنا کہ تم بھی میرے بارے میں نہیں جانتیں۔"

"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کہوں گی۔" بوڑھی عورت بولی۔ "تم کھانا ٹھیک طرح سے کھا رہی ہو نا؟"

"ہاں ماما میں جہاں ہوں وہاں کچھ ہی دور ایک اچھا ریستوران ہے، میں دوپہر کا کھانا وہاں کھاتی ہوں۔ ناشتا اور رات کا کھانا گھر میں بناتی ہوں۔"

"رینی یہ کب تک چلے گا؟"

"ماما بس کچھ دن کی بات اور ہے۔ میں اس عورت کو تباہ کر کے دم لوں گی۔" رینی نے کہا، اس کا اشارہ یقیناً ایملی کی طرف تھا۔

"میری بچی اس چکر کو چھوڑ دے۔" بوڑھی عورت نے التجا کی۔

"نہیں ماما میں اسے معاف نہیں کروں گی، جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے اور تم بے فکر رہو مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ میرے پاس اسے تباہ کرنے کے لیے، بہت کچھ ہے۔ بس میں انتظار کر رہی ہوں کہ پہلے یہ فلم ملتوی کرنے کا اعلان کرے اس کے بعد میں منظر عام پر آؤں گی اور اسے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی۔"

بوڑھی عورت شاید رینی کے معاملات کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی تھی، اس نے کہا۔ "ٹھیک ہے تم جو کرو خود کو بچا کر کرنا۔"

"ٹھیک ہے ماما اپنا خیال رکھنا۔" رینی نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ ریڈیو پر اب صرف سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ گھروں میں استعمال ہونے والے فون کارڈلیس عام طور سے ایف ایم بینڈ پر کام کرتے ہیں۔ میں نے کار اسٹارٹ کی اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ رینی کہیں اور روپوش تھی اور اب مجھے معلوم کرنا تھا کہ وہ کہاں تھی۔ میں نے اسے دیکھا ہوا تھا۔ فلموں اور شو بزنس کے حوالے سے وہ غیر معروف نہیں تھی لیکن عوام میں اتنی بھی مقبول نہیں تھی کہ لوگ اسے دیکھ کر پہچان جاتے۔ شاید اسی لیے اسے کہیں روپوش ہونے میں آسانی رہی تھی۔ میں نے ایملی کو کال کی۔

"تمہارے پاس رینی کی کوئی تصویر ہے؟"

"ہاں ہے، کیا تمہیں درکار ہے؟"

"ہاں ایسا کرو کہ اسے اسکین کر کے مجھے ای میل کر دو۔"

"تم خود آ کر کیوں نہیں لے جاتے۔" اس نے کہا اور پھر معنی خیز لہجے میں بولی۔ "میرے ساتھ پول میں کچھ تیراکی بھی کر لینا۔"

اس کی پیش کش کو نظر انداز کرنا آسان نہیں تھا اس لیے میں مان گیا۔ "ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔ لیکن میں نے لنچ نہیں کیا ہے۔"

"لنچ بھی میرے ساتھ کرنا۔" اس نے طے کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد میں اس کے گھر پر تھا۔ اس بار بٹلر زیگر نظر نہیں آیا تھا۔ خود ایملی نے میرا استقبال کیا تھا۔ اس نے چھوٹا سا گاؤن پہن رکھا تھا جو مشکل سے اس کی رانوں تک آرہا تھا۔ وہ مجھے کچن میں لے آئی جہاں کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔ "یہ میرا ذاتی کچن ہے اور یہاں میں صرف اپنے لیے کوکنگ کرتی ہوں جب میرا موڈ ہوتا ہے۔"

"یعنی آج تم نے خاص طور سے خود بنایا ہے۔"

اس نے فریج کھولتے ہوئے مڑ کر میری طرف دیکھا۔

"ہاں خاص تمہارے لیے۔"

اس نے کھانا لگایا اور میں نے سیر ہو کر کھایا کیونکہ وہ بہت اچھا کھانا بناتی تھی۔ ساتھ میں اس نے انگلش برانڈی رکھی تھی۔ مجھے بہت عرصے بعد کھانے کا صحیح مزہ آیا تھا۔ اس نے خود برائے نام ہی کھایا تھا۔ "میں عام طور سے لنچ نہیں کرتی لیکن تمہارا ساتھ دینے کے لیے بیٹھ گئی ہوں۔"

لنچ کے بعد ہم ولا کے سوئمنگ پول پر آئے۔ میں نے پیٹ بھر کر کھایا تھا اس لیے میں نے فوری تیراکی سے معذرت کر لی۔ میں کرسی پر دراز ہو کر دھوپ سے لطف اندوز ہونے لگا اور وہ اپنا گاؤن اتار کر پانی میں اتر گئی تھی۔ نہ ہونے کے برابر لباس میں اس کا جسم جگمگا رہا تھا۔ میں اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ پول سے نکل آئی اور میرے برابر والی کرسی پر لیٹ گئی۔ اتنے پاس سے اسے اس عالم میں دیکھنا آسان نہیں تھا۔ اس نے اچانک میری طرف سر گھمایا۔

"رینی ایک دھوکے باز عورت ہے۔"

"اگر وہ دھوکے باز نہ بھی ہو تب بھی مجھے تو اپنا کام کرنا ہے۔"

"تم نے محسوس نہیں کیا کہ اس نے مجھے تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیے میں بہر صورت اسے تلاش کر کے وہ اسکرپٹ حاصل کرنا چاہتی ہوں۔"

Scanned by CamScanner

"میں اسے تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔"

"تمہیں اس کی تصویر کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

اس نے بہ ظاہر سرسری سے انداز میں پوچھا لیکن میں نے محسوس کیا کہ وہ اس سوال میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔

"کیونکہ مجھے اس کو تلاش کرنا ہے میں نے اسے دیکھا ہے اور اس کی صورت ذہن میں ہے لیکن واضح نہیں ہے۔"

اس کی گہری نظریں بدستور مجھ پر مرکوز تھیں۔ اس نے ایک خاص زاویے سے جسم نمایاں کیا۔ "سچ کہہ رہے ہو؟"

میں نے اس سے نظریں چرائیں۔ "کیا مجھے تم سے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت ہے؟"

"نہیں۔" وہ سیدھی ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے رینی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ ایک گھنٹے بعد میں نے اس کے ساتھ تیراکی کی تھی اور دو گھنٹے بعد میں اس کے گھر سے رینی کی تصویر لے کر رخصت ہو رہا تھا۔ وہ مجھے باہر تک چھوڑنے آئی تھی۔

"جان اگر اس حرافہ کا کوئی سراغ ملے تو تم پہلے مجھے بتاؤ گے۔"

میں نے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے میں بتا دوں گا لیکن کیا اسکرپٹ تم خود نکلواؤ گی؟"

"نہیں، اسکرپٹ حاصل کرنا تمہارا کام ہے۔" اس نے جلدی سے کہا۔ "میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم نے اسے تلاش کرلیا ہے۔"

میں نے راستے میں رینی کی تصویر دیکھی۔ وہ اچھی خوش شکل عورت تھی۔ عمر تیس کے لگ بھگ تھی لیکن چہرے سے پچیس سے زیادہ کی نہیں لگتی تھی۔ تصویر میں صرف چہرہ نمایاں تھا لیکن میں نے اندازہ لگایا کہ وہ متناسب جسامت رکھتی ہوگی۔ کیتھ سے بات کیے چھ گھنٹے گزرنے والے تھے۔ میں اس کی کال کا منتظر تھا۔ شام ہو رہی تھی اور پیٹ بھرنے کے بعد تیراکی کرنے کی وجہ سے میں ذرا تھکن محسوس کر رہا تھا اس لیے گاڑی ایک جوس اسپاٹ پر روک لی اور اپنے لیے انرجی ڈرنک لی۔ اسے پی کر مجھے بہتر محسوس ہوا تھا اور میں سیٹ سے ٹیک لگا کر آرام کرنے لگا تھا۔ اچانک میری نظر عقبی آئینے میں کچھ دور کھڑی ایک سیاہ وین پر گئی اس کے شیشے بھی سیاہ تھے اور ونڈ اسکرین کے پیچھے اگر کوئی تھا تو نظر نہیں آرہا تھا۔ مجھے یاد آیا کہ راستے میں کئی بار یہ سیاہ وین نظر آئی تھی۔ اس وقت میں نے دھیان نہیں دیا تھا۔ اب اسے دیکھ کر مجھے خیال آیا تھا۔ کیا یہ وین میرے ہی پیچھے تھی۔۔۔ لیکن کیوں؟

اس سوال کا جواب وین والے کے پاس ہی تھا۔ میں نے اسے چیک کرنے کے لیے کار آگے بڑھائی تو فوراً ہی وین بھی سڑک پر آگئی۔ وہ مناسب فاصلہ رکھ کر میرے پیچھے آرہی تھی۔ میں نے کار ایک شاپنگ سینٹر کی پارکنگ میں موڑ دی۔ جب میں پارکنگ میں رکا تو وین بھی اندر آئی تھی۔ میں کار سے اتر کر شاپنگ سینٹر میں داخل ہوگیا اور فوراً ایک ریک کے پیچھے ہو کر وین کی نگرانی کرنے لگا۔ یہاں سے میں وین کو دیکھ سکتا تھا لیکن وین میں موجود شخص مجھے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میں نے دکھاوے کے لیے چند چیزیں خریدیں اور ان کی ادائیگی کر کے باہر آگیا۔ میں نے شاپر نمایاں رکھا تاکہ وین والا سمجھے میں خریداری کے لیے آیا تھا۔ میں یہ تاثر نہیں دینا چاہتا تھا کہ میں اس کے تعاقب سے واقف ہو گیا ہوں۔ جیسے ہی میں کار میں بیٹھا سیل فون کی بیل بجی۔ دوسری طرف کیتھ تھا۔

"جان کام ہوگیا ہے۔ یہ نمبر آخری بار لاس اینجلس سے سانتا باربرا کی طرف جانے والی ساحلی شاہراہ کے پاس ایک چھوٹے سے قصبے مین توس سے آپریٹ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے یہ نمبر بند ہے۔"

"تھینک یو۔" میں نے خوش ہو کر کہا۔ "میں جلد شکریہ ادا کرنے تمہارے گھر آؤں گا۔"

"بکواس مت کرو۔" کیتھ نے خفگی سے کہا اور فون بند کر دیا۔ میں سچ مچ اس کا شکر گزار تھا۔ مجھے پتا چل گیا تھا کہ رینی کہاں چھپی ہوئی تھی۔ میں نے یہ قصبہ دیکھا ہوا تھا۔ اصل قصبہ چھوٹا سا تھا۔ دراصل یہاں خوب صورت ساحل کے ساتھ امرا نے بنگلے اور کیبن بنا رکھے تھے۔ جب وہ شہر کے ہنگاموں سے گھبرا جاتے تھے تو یہاں چلے جاتے تھے۔ یہ جگہ لاس اینجلس سے دو گھنٹے کی مسافت پر تھی لیکن یہاں کا رخ کرنے سے پہلے میں اس سیاہ وین سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ وین والے کو پتا نہ چلے۔ میں نے گھر کا رخ کیا۔ لاس اینجلس کے مضافاتی علاقے میں میرا چھوٹا سا گھر تھا۔ یہ صاف ستھرا علاقہ ہے جہاں متوسط طبقے کے لوگ رہتے ہیں۔ سیاہ وین گلی کے کونے تک آئی تھی۔ میں گاڑی سے اتر کر سامان اندر لے گیا۔

اندر آ کر میں نے سائرس کو کال کی اور اس سے کاموں کی رپورٹ لی۔ پھر اس سے کہا۔ "تم نے میرا گھر دیکھا ہے؟"

"بالکل دیکھا ہے۔"

"ابھی تم کہاں ہو؟"

"میں کوئی بیس منٹ کی ڈرائیو پر ہوں۔"

Scanned by CamScanner

''بس تو تم یہاں آؤ۔ گلی کے کونے پر ایک سیاہ وین موجود ہوگی۔ تم اس پر نظر رکھو گے اور اگر وہ یہاں سے جائے تو اس کا تعاقب کرنا ہے لیکن صرف اتنا دیکھنا ہے کہ وین کہاں جاتی ہے اور اسے چلانے والا کون ہے؟''

''میں سمجھ گیا۔'' اس نے مستعدی سے کہا۔ ''میں ابھی آرہا ہوں۔''

''اگر وین والا تعاقب سے واقف ہو کر تمہیں ڈاج دینے کی کوشش کرے تو تم اس کا نمبر نوٹ کر لینا۔ بلکہ یہاں آنے کے بعد پہلا کام یہی کرنا۔''

مگر بیس منٹ بعد سائرس نے مجھے کال کر کے اطلاع دی۔ ''سر یہاں کوئی سیاہ وین نہیں ہے۔''

''اس کا مطلب ہے وہ جا چکی ہے۔'' میں نے ٹھنڈی سانس لی۔ ''بہر حال اب تم چھٹی کر کے جا سکتے ہو۔''

اگلے دن صبح سویرے میں گھر سے روانہ ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں کار کہیں چھوڑ کر بس کے ذریعے مین توس چلا جاؤں گا لیکن کچھ دور آنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ میرا تعاقب نہیں کیا جا رہا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ جو بھی تھا اس نے میرا پیچھا چھوڑ دیا تھا، اس لیے میں اپنی کار میں ہی مین توس کی طرف روانہ ہو گیا۔ کیلیفورنیا بنیادی طور پر ایک خشک اور ریتیلا علاقہ ہے لیکن سانتا باربرا جانے والی سڑک کی دونوں طرف سرسبز مناظر تھے شاید اس کی وجہ سمندر سے قربت تھی۔ سمندر کی طرف سے خنک ہوا چل رہی تھی جس سے گرمی کا اثر کم ہو گیا تھا۔ میں راستے میں عقبی آئینے میں دیکھتا رہا تھا لیکن سیاہ وین یا کوئی دوسری گاڑی تعاقب میں نظر نہیں آئی تھی۔

گزشتہ شام جب میں نے سائرس سے بات کی تو اس کے فوراً بعد ایملی کا فون آیا تھا، وہ جاننا چاہتی تھی کہ میں نے اب تک کیا، کیا۔ میں نے بہ مشکل اسے ٹالا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ یہ معاملا اتنا سادہ نہیں تھا جتنا ایملی بنا کر پیش کر رہی تھی۔ یعنی رینی کی تلاش صرف اسکرپٹ کے لیے نہیں تھی بلکہ اس میں کچھ عوامل اور بھی شامل تھے۔ اس وجہ سے بھی میں تعاقب کے معاملے میں محتاط تھا۔ اگر کچھ اور لوگ بھی رینی تک پہنچنا چاہتے تھے تو وہ کم سے کم میرے توسط تو نہ پہنچیں۔ دو گھنٹے بعد میں مین توس کے پاس تھا۔ قصبہ مین ہائی وے سے ذرا فاصلے پر ساحل کے ساتھ ہے اور اس تک جانے کے لیے ایک چھوٹی سڑک نکلتی ہے۔ میں اس سڑک پر مڑ گیا۔ ذرا آگے ایک گیس اسٹیشن نظر آیا، میں نے ٹینک فل کرانے کے دوران میں وہاں موجود نوعمر لڑکے سے قصبے میں

ریسٹورانز کے بارے میں پوچھا، اس نے بتایا۔

''ایک تو اس سڑک پر ہے سر، اور ایک ساحل والی... سڑک پر ہے۔ یہی سڑک بائیں طرف گھوم کر ساحل پر چلی جاتی ہے اور دائیں طرف قصبہ ہے۔''

''شکریہ۔'' میں نے کہا اور اسے قیمت کے ساتھ معقول ٹپ بھی دی۔ وہ خوش ہو گیا تھا۔ ابھی لنچ میں کچھ وقت تھا اس لیے میں نے ریسٹوران میں براہ راست جانے کے بجائے پہلے ان کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ سڑک والا ریسٹوران قصبے سے دور پڑتا تھا اور معیار بھی کوئی خاص نہیں لگ رہا تھا جبکہ ساحل پر واقع ریسٹوران نہ صرف قصبے کے قریب تھا بلکہ وہ معیاری بھی لگ رہا تھا۔ میں لنچ کے وقت وہاں پہنچ گیا اور میز کے بجائے کاؤنٹر پر جگہ سنبھال لی۔ کھانے سے پہلے میں نے بیئر منگوائی۔ میرا اصل مقصد تو وقت گزارنا تھا۔ دو گلاس بیئر لینے کے بعد بھی جب مجھے رینی کی صورت نظر نہیں آئی تو میں نے کھانا منگوالیا اور جب کھانا ختم کر رہا تھا تو مجھے رینی دروازے پر کھڑی نظر آ گئی۔ اس نے ایک نظر ریسٹوران پر ڈالی اور ایک بوتھ کی طرف چلی گئی۔ وہ لوگوں کی نظروں سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ میں نے آرام سے لنچ ختم کیا اور باہر آ گیا۔

رینی کو باہر آنے میں کوئی ایک گھنٹا لگا تھا اور وہ کسی گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے پیدل ہی چل پڑی تھی۔ میں نے کار اسٹارٹ کی اور سست روی سے اس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ وہ اسی سڑک پر ذرا آگے قصبے کی طرف جانے والے راستے پر واقع ایک چھوٹے سے کاٹیج میں داخل ہوئی۔ میں کار چھوڑ کر کاٹیج کے باہر آیا اور کچھ سوچ کر کال بیل بجائی۔ اس کے لیے یہ غیر متوقع تھا اس لیے اس نے کچھ دیر سے جواب دیا۔ ''کون ہے؟''

''میرا نام جان جیکسن ہے اور میں ایک پرائیویٹ جاسوس ہوں۔'' میں نے اپنا کارڈ دروازے کے سوراخ کے سامنے کر دیا۔ اس نے کچھ دیر میں دروازہ کھول دیا۔

''کیا کام ہے؟''

''مجھے تم سے بات کرنی ہے۔''

''میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔'' وہ رکھائی سے بولی۔

''ٹھیک ہے پھر میں ایملی کو بتا دیتا ہوں کہ تم کہاں ہو اور اس کے بعد میرا کام ختم ہو جائے گا۔''

''تمہیں اس حرافہ نے میرے پیچھے بھیجا ہے۔'' وہ تشویش زدہ ہو گئی تھی۔ ''تم اس کے آدمی ہو؟''

''میں صرف ایک نجی جاسوس ہوں۔'' میں نے سادگی سے کہا۔ دو منٹ بعد میں کاٹیج کی نشست گاہ میں اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ''ایملی کا کہنا ہے تم اس کی فلم کا تیار اسکرپٹ لے کر فرار ہو گئی ہو تاکہ وہ فلم کی شوٹنگ نہ شروع کر سکے۔''

''بکواس کرتی ہے وہ۔'' رینی جیسے پھٹ پڑی تھی۔ ''یہ اسکرپٹ، اس کی کہانی اور خیال سب میرا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کی تمام کامیاب فلموں کی کہانی، خیال اور اسکرپٹ میرا ہی ہے۔ لیکن وہ اسے اپنے نام سے بناتی رہی ہے۔''

''چلو میں مان لیتا ہوں کہ ایسا ہی ہے لیکن تم نے اس کی اجازت دی تھی تو اس نے ایسا کیا نا؟''

وہ اپنے ہونٹ کاٹنے لگی۔ ''اس نے میری مجبوری سے فائدہ اٹھایا۔ میری ماں کو کینسر ہو گیا تھا اور مجھے اس کے علاج کے لیے بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ اس وقت ایملی نے موقعے سے فائدہ اٹھا کر مجھ سے معاہدہ کر لیا کہ میں اسے چار فلمیں لکھ کر دوں گی اور وہ میری ماں کا علاج کرائے گی۔ لیکن اس نے مجھے پانچویں فلم کا بھی کوئی معاوضہ نہیں دیا اور بس معمولی تنخواہ پر ٹرخا دیا۔''

''اس لیے تم چھٹی فلم کا اسکرپٹ لے کر فرار ہو گئیں۔''

''میں فرار نہیں ہوئی ہوں اور یہ اسکرپٹ میرا ہے۔ ایملی سے میرا ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہے کہ میں یہ اسکرپٹ اسے ہی دوں گی۔ جبکہ وہ میری محنت کو اپنے باپ کا مال سمجھ رہی ہے۔''

''تو پھر اس طرح یہاں آ کر چھپنے کی وجہ؟''

''وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی فلم کی شوٹنگ ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس کے بعد میں ایک پریس کانفرنس کر کے اس کی کامیابیوں کا راز فاش کروں گی۔'' رینی مسکرانے لگی۔

''تمہارا کیا خیال ہے وہ اس طرح تباہ ہو جائے گی؟''

''تباہ نہ بھی ہو تب بھی اس کی ساکھ کو تو نقصان ہو گا۔'' رینی کے لہجے میں انتقام بول رہا تھا۔

''رینی تمہارا نقصان ہوا ہے لیکن اس طرح لڑائی جھگڑا مسائل کا حل نہیں ہوتا۔ ٹھیک ہے تم ایملی کا نقصان کرو گی لیکن اس سے تمہیں بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔''

''تم کیا کہنا چاہ رہے ہو کہ میں اس کی بات مان لوں اور اپنا چھٹا اسکرپٹ بھی اس کے حوالے کر دوں؟'' وہ خفا ہو گئی تھی۔

''میں یہ نہیں چاہ رہا لیکن......'' میں بولتے بولتے رک گیا کیونکہ مجھے باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تھی اور

میری چھٹی حس نے اشارہ کیا۔ میں نے اٹھ کر کھڑکی کا پردہ ہٹایا تو مجھے سڑک کی دوسری طرف وہی سیاہ وین دکھائی دی جو میرا بھی تعاقب کرتی رہی تھی۔ پھر اس میں سے زیگر اور ایک آدمی مزید اترا تو میں تیزی سے حرکت میں آگیا۔ میں نے رینی کا بازو پکڑا۔ ''پیچھے کی طرف سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟''

اس کا رنگ اڑ گیا تھا۔ ''ہاں ہے لیکن ۔۔۔۔''

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔'' میں نے اپنا پستول نکالتے ہوئے کہا۔ ''فوراً اپنا پرس اور ضروری چیزیں لو۔ تمہارے پاس ایک منٹ بھی نہیں ہے۔ وہ پیچھے آگئے تو ہم یہیں پھنس جائیں گے۔''

رینی ذہین عورت تھی اور اسے صورتِ حال سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ اس نے اپنی چیزیں لیں اور ہم ایک منٹ سے بھی پہلے مکان کے پچھلے حصے سے نکل گئے۔ یہاں جھاڑیاں تھیں جو ساحل تک جا رہی تھیں۔ جب تک زیگر اور اس کا ساتھی مکان کے پچھلے حصے میں آتے، ہم وہاں سے نکل چکے تھے۔

☆☆☆

ایملی کسی زخم خوردہ ناگن کی طرح بل کھا رہی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا اور پھنکار کر بولی۔ ''جان، میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تم مجھے ڈبل کراس کرو گے۔''

''میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔''

''تم اس حرافہ کو تلاش کرنے کے بجائے اسے بچا کر لے گئے اور کہہ رہے ہو تم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔''

''میں نے رینی کو تلاش کرنے کا کام لیا تھا۔ اس تک قاتلوں کی رہنمائی کرنے کا نہیں۔'' اس بار میں نے بھی لہجہ بدل لیا۔ ''ڈبل کراس میں نے کیا ہے یا تم نے نہایت گھٹیا انداز میں مجھے استعمال کیا ہے، اس طرح تو لوگ اپنے دشمن کو بھی دھوکا نہیں دیتے۔''

وہ گڑبڑائی۔ ''میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا ہے۔''

''بکومت ۔۔۔۔ تم نے میرے پیچھے زیگر کو لگایا اور جب میں رینی کے کاٹیج میں تھا تو وہ وہاں آگیا۔ اگر میں رینی کو لے کر نہیں نکلتا تو وہ شاید ہم دونوں کو قتل کر دیتا۔''

''میں نے اسے رینی کو یہاں لانے کو کہا تھا۔'' ایملی کمزور لہجے میں بولی۔ ''میں اس سے اسکرپٹ نکلوا کر اسے ذلیل کرنا چاہتی تھی۔''

''ایملی، تم بے وقوف اسے بنایا کرو جو تمہیں جانتا نہ ہو۔ میں نے تمہیں تباہی سے بچایا ہے۔ شاید یہ چکر تمہیں زیگر نے دیا تھا کہ وہ رینی کا کام تمام کر دے گا لیکن پولیس کو تم تک اور تمہیں جیل تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔''

ایملی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''ہاں اس نے ایسا ہی کہا تھا۔''

''اس پر تمہیں میرا شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں رینی کو بچا کر لے گیا۔''

وہ تھکے ہوئے انداز میں صوفے پر گر گئی۔ ''ٹھیک ہے اب میں کیا کروں، اسکرپٹ تو مجھے اب نہیں ملے گا۔''

''اسکرپٹ مل سکتا ہے۔'' میں نے ایک فائل نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ ''بشرطیکہ تم اس معاہدے پر دستخط کر دو۔''

اس نے فائل اٹھا کر دیکھی اور جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا، آخر میں اس نے فائل پھینک دی۔ ''اگر تم یہ بکواس لے کر آئے ہو تو جا سکتے ہو۔''

میں نے فائل اٹھائی۔ ''تمہاری مرضی ۔۔۔۔ تم نے میرے ساتھ جو کیا اس کے باوجود میں تمہاری خیر خواہی میں یہاں آگیا اور میں نے بہ مشکل رینی کو آمادہ کیا کہ وہ تم سے صلح کر لے۔''

''مجھے اس سے صلح کی ضرورت نہیں ہے۔'' وہ غرائی۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ بہر حال تم اپنے گوریلوں کو رینی پر دوسرے حملے کے لیے تیار کر لو کیونکہ عنقریب وہ ایک پریس کانفرنس کرنے والی ہے اور اس پریس کانفرنس میں وہ کیا کہے گی یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہو۔'' میں نے کہا اور فائل لے کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''ایک منٹ جان ۔۔۔۔ تمہارا مطلب ہے وہ پریس کانفرنس میں یہ بتائے گی کہ میری فلموں کی کہانی اور اسکرپٹ اصل میں اس کے ہوتے تھے؟''

''بالکل ...... اور اس کے پاس اس کے ثبوت بھی ہیں۔ ایملی مجھے افسوس ہے لیکن تم ایک بڑی تباہی سے دو چار ہونے جا رہی ہو۔ میں نے تمہیں بچانے کی پوری کوشش کی اور یہ معاہدہ اس کا ثبوت ہے لیکن تم اپنی ضد اور عاقبت نا اندیشی میں ماری جاؤ گی۔''

''یہ معاہدہ مجھے قبول نہیں ہے۔''

''یہ تم دونوں کے تنازعے کا درمیانی حل ہے۔ سابقہ فلمیں تمہارے کریڈٹ پر رہیں گی لیکن اب جو فلمیں تم بناؤ گی ان کا کریڈٹ رینی کو جائے گا۔''

وہ خاموش رہی تو میں نے دروازے کی طرف پیش قدمی شروع کی اور ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اس کی تھکی ہوئی آواز آئی۔ ''ٹھیک ہے جان، مجھے قبول ہے۔''

ooo